دختر حضرت شیخ وزوجہ مولانا ضیاء الرحمٰن

شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی گھریلو زندگی

یوں تو انسان کو اپنی زندگی میں کسی نہ کسی چیز پر فخر ضرور ہوتی ہے مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے ساتھ اس بات پر فخر ہے کہ میں نے چودھویں صدی کے عظیم ترین انسان، شیر کامل جسے دنیا شیخ العرب والعجم سے جانتی ہیں کے گھر میں اور کرہ ارضی کے سب سے افضل شہر مدینہ میں آنکھیں کھولی۔

میں اپنے عظیم باپ کی سب سے چھوٹی اکلوتی تو نہیں مگر لاڈلی بیٹی ضرور ہوں، کیونکہ میری رفاقت آپ سے مدینہ منورہ میں رہی اور اس کے علاوہ پاکستان سے حج یا عمرے کے جتنے اسفار ہوئے سب میں میں ساتھ رہی یہی وجہ ہے کہ آپ مجھ سے باقی بیٹیوں سے زیادہ محبت کرتے تھے اگر میں آپ کی جگر پارہ تھی تو آپ بھی میری بدن کے روح، دل کی دھڑکن، آنکھ کی نور، مرجع وماوی اور مؤدت ومحبت کی آخری کرن وآرزو تھے میری رگ وریشے میں آپ کی عقیدت والفت آپ ہی کی شفقت ومحبت کے جام بھر بھر کر پلانے سے ایسی رچ بس گئی تھی گویا میرے دل ودماغ میں آپ کے علاوہ کوئی نہیں ہو، اور کیوں نہ ہوتے کیونکہ آپ کی گھریلو زندگی اتنی بے تکلفانہ تھی جس کا نمونہ شائد کسی خاندان یا کنبہ میں ملے آپ کے جلال وجمال کے چند خاکے نذرِ قارئین کر رہی ہوں۔

دفتر ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین ودنیا کا سبق تیری حیات

ہمدردی امت

افغانستان کی مہاجرین اور قبائلی متاثرین ہمارے علاقے کے گردوپیش میں آباد ہیں ان کی بوڑھی سائل عورتیں گھر گھر بھیک مانگا کرتی ہیں جب کوئی عورت ہمارے گھر آتی تو داجی فوراً کچھ دینے کو فرماتے اور پھر خوب روتے کہ یا اللہ امت کے حال پر رحم فرما اور شکر ادا کرتے کہ یا اللہ ہمیں اس قابل بنایا کہ کسی مجبور سے ایک دو روپیہ معاونت کرے۔

حقوق العباد

ہمارے معاشرے میں بیٹیوں کو باپ کے مال سے کچھ نہیں دیا جاتا آپ نے ہم سب بہنوں کو علیحدہ گھر دیئے ہیں سب کو اپنا حصہ دیا ہے اس کے باوجود روز فرماتے کہ جس کو کوئی ضرورت ہو اور یہاں میسر ہو تو بن پوچھے

لے جایا کرو اور اگر کسی کے متعلق آگاہ ہوتے کہ وہ اپنی بہنوں یا بیٹوں کو حق نہیں دیتا تو بہت ناراض ہوتے اور اسے ظالم ٹھہراتے۔

گھر میں کام کاج

شفقت پدری کی انتہا نہ تھی کبھی کبھار از خود ہمارے لئے کھانا (سالن) تیار کرتے اور ہمارے منع کرنے کے باوجود پیار و دل لگی کے لئے ایسا کرتے ایک دن ساگ میں مرغی پکائی واہ کیا مزہ تھا سب نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور داجی کو خوب داد دی۔

سادگی

کبھی خربوزہ (تربوز) سے کھانا تناول فرماتے کبھی سرکہ سے اور کبھی انگور سے لیکن انگور بہت زیادہ کھاتے اور فرماتے کہ اگر میں سب سے زیادہ انگور کھانے کی قسم اٹھاؤں تو حانث نہیں ہو جاؤں گا، کھانے میں کبھی کوئی شکایت نہیں کی ہم جو پیش کرتیں مزے سے کھاتے اور اللہ کا شکر ادا کرتے۔

اہتمام سنت

سنت کی از حد اہتمام فرماتے حتی کہ چھوٹی بچیوں کی کوئی ایسی لباس دیکھتے جس میں آستین نہ ہو تو بہت ناراض ہوتے اور صحیح لباس پہنانے کی تاکید کرتے۔

صفت جلال وجمال

داجی کے جمالی صفات کو تو دنیا جانتی ہیں کہ آپ اخوت و بھائی چارگی، پیار و محبت اور ہمدردی کے کس پیمانے کے مالک تھے مگر جلال بھی غضب کا رکھتے تھے آپ ایک محنت کش کسان بھی تھے امی جی نے مرغیاں پال رکھی تھی وہ داجی کی فصل (کھیت) کو خراب کرتی داجی تاکید سے فرماتے کہ ان کو باندھ کر رکھا کرو لیکن وہ چھوڑ دیتی تھی ایک دن داجی جلال میں آکر سب مرغیوں کو ذبح کر دئے گئے کہ قصہ ہی ختم ہو جو تقریباً دو درجن کے قریب تھی۔

صلہ رحمی

رشتہ داری بہت اچھے طریقے سے نبھاتے سب سے یکساں سلوک کرتے فرق و امتیاز نہیں رکھتے تھے اتفاق و اتحاد کی بہت تاکید فرماتے ایک ایک رشتہ دار کا بنام پوچھتے تھے۔

الغرض آپ کی نشست و برخاست، طنز و مزاح، رشتہ داروں، اولاد و احفاد اور گھریلو زندگی کے سینکڑوں ایسی واقعات ہیں جو امت مسلمہ کیلئے خاندانی اور اجتماعی زندگی میں ایک اسوہ حسنہ ہے اور مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ والد بزرگوار کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ